

کی طرف آنکھ نہیں اٹھ سکتی۔ جو آنکھ اٹھے گی، معاہدہ چھوڑ دیا جائے گی اور اس جمال سے بہرہ اندوز نہ ہو سکے گی۔ جب حالت یہ ہے تو اسے پردے میں چھپے رہنے کی کیا ضرورت ہے؟

پردے میں چھپنے کا مقنا یہی ہو سکتا ہے کہ کوئی اسے دیکھ نہ سکے جب آنکھ میں اسے دیکھنے کی صلاحیت ہی موجود نہیں تو پردہ بالکل بے سود ہے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا، دوسرا مفہوم یہ ہے کہ وہ واقعی پردے میں چھپا ہوا نہیں، بلکہ پوری شان سے جلوہ آ رہا ہے اور جانتا ہے کہ اس کے جمال سے کوئی لطف اندوز نہیں ہو سکتا، کیونکہ کسی نگاہ کو اسے دیکھنے کی ہمت ہی نہیں۔

خواجہ حالی کے قول کے مطابق یہ شعر مجاز اور حقیقت دونوں پر محمول ہو سکتا ہے، حقیقت پر بدرجہا زیادہ، کیونکہ وجود حقیقی کائنات میں نمایاں اور آشکارا بھی ہے اور پنہاں و مستور بھی۔ بہ این ہمہ کوئی اس کے جمال سے براہ راست بہرہ اندوز نہیں ہو سکتا۔

۴۔ لغات۔ دشنہ : خنجر۔

جانستاں : جان لیوا۔

ناوک : تیر۔

شرح : غمزے کا خنجر جان لیوا اور ناز کا تیر اس درجہ سخت ہے کہ کوئی پناہ اس سے محفوظ نہیں رکھ سکتی۔ ہم نے مانا کہ تو ہی اپنا چہرہ آئینے میں دیکھنا چاہتا ہے، لیکن خدا کے لیے غور کر کہ ناز و ادا کی ان تلواروں اور تیروں سے تیرا کیا حال ہوگا؟ ضروری ہے کہ تو اپنا چہرہ آئینے میں نہ دیکھے تاکہ وہ صورت، جس نے دنیا کو زخموں سے تڑپا رکھا ہے، تیرے لیے بھی کسی آفت کا باعث نہ بن جائے۔ تیرے سوا تو جتنے تھے وہ زکریا کر گر گئے، تو اپنے آپ کو کیوں ایسے خطروں میں ڈال رہا ہے؟